REGD. No. L-5254

فون نمبر ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

۱۶ ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۲ احسان ۱۳۳۹ ہش | ۱۳ جون سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۱ جون بوقت ۱۰ بجے صبح

کل گرمی کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی۔ رات ساڑھے بارہ بجے کے قریب نیند آئی۔ اس وقت طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ٹوکیو میں جیمز ہیگرٹی کے خلاف شدید مظاہرے کے باوجود صدر آئزن ہاور جاپان کا دورہ کرینگے

جاپانی کابینہ کی طرف سے دورے کا پروگرام منسوخ نہ کرنے کا فیصلہ۔ دورہ کے متعلق وائٹ ہاؤس کا اعلان

ٹوکیو ۱۱ جون۔ جاپانی کابینہ نے کل اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں اس امر کی تصدیق کی کہ صدر آئزن ہاور کے پریس سیکرٹری مسٹر جیمز ہیگرٹی کے خلاف ٹوکیو میں جو شدید مظاہرہ ہوا ہے۔ اس کے باوجود صدر آئزن ہاور کے مجوزہ دورۂ جاپان میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائیگی۔ کابینہ کا اجلاس آج پھر ہو رہا ہے۔ جس میں حفاظت کے خصوصی انتظامات پر غور کیا جائے گا۔ یاد رہے مسٹر ہیگرٹی صدر کے دورے کے پروگرام کو آخری شکل دینے کے لئے کل جب اوکی ناوا سے ٹوکیو پہنچے تھے۔ تو ہزاروں جاپانیوں نے ان کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا تھا مظاہرین نے ہوائی اڈہ کے باہر مسٹر ہیگرٹی کی کار کو گھیرے میں لے کر اس پر حملہ کر دیا تھا۔ اور شیشے وغیرہ توڑ کر اسے الٹنے کی کوشش کی تھی۔ اس غضب ناک مظاہرہ کی وجہ سے مسٹر ہیگرٹی کو امریکی ہوائی فوج کے ایک ہیلی کوپٹر کے ذریعے اپنی قیام گاہ تک جانا پڑا تھا۔

کل کابینہ کے اجلاس کے بعد حکومت جاپان کے ایک ترجمان نے بیان دیتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ ۱۹ جون کو جب صدر آئزن ہاور جب جاپان کے دورے پر ٹوکیو آئیں گے۔ تو پوری قوم دوست ملک کے اس عظیم سربراہ کا پوری گرمجوشی کے ساتھ استقبال کرے گی۔ ترجمان نے مخالف پارٹی کے رویہ کی مذمت کی۔ اور کہا جن لوگوں نے کل مسٹر جیمز ہیگرٹی کی آمد پر مظاہرہ کیا ہے۔ ان کو سخت سزا دی جائے گی۔

کل حکمران لبرل پارٹی نے بھی ایک قرارداد میں مخالف پارٹی اور مظاہرین کی پُر زور مذمت کی۔ اور کہا کہ یہ کہنا قطعاً غلط ہے کہ ان مظاہروں کو پوری جاپانی قوم کی تائید

(باقی ص ۸ پر)

دو ہزار امریکی چھاتہ فوج اوکی ناوا بھیجی جا رہی ہے

فوج کے پاس خود بخود چلنے والی ٹینک شکن توپیں بھی ہیں

اوک لینڈ (کیلیفورنیا) ۱۱ جون۔ دو ہزار امریکی چھاتہ فوج جو جدید ترین ساز و سامان سے لیس ہے اوکی ناوا میں امریکی فوج کی طاقت بڑھانے کے لئے جہازوں میں سوار ہو رہی ہے۔ امریکی محکمہ دفاع نے کہا ہے کہ چھاتہ فوج کے دو ہزار جوان اوکی ناوا بھیجنے کا مقصد دفاعی انتظامات کو مستحکم بنانا ہے۔ اس فوج کے پاس خود بخود چلنے والی ٹینک شکن توپیں بھی ہیں۔

امریکی دفاعی بجٹ میں ایک ارب ڈالر اضافہ کی سفارش

واشنگٹن ۱۱ جون امریکی سینٹ کی تصرف کمیٹی نے سینٹ سے کہا ہے کہ صدر آئزن ہاور نے اگلے مالی سال کا جو دفاعی بجٹ پیش کیا ہے۔ اس میں ایک ارب ڈالر کا اضافہ کر دیا جائے۔ یہ رقم ۷۰-بی بمبار طیاروں پر خرچ کی جائے گی۔ جن کی رفتار ۱۹۰۰ میل فی گھنٹہ ہے۔ اس کے علاوہ ہوائی جہازوں کو مار گرانے والے میزائل بھی تیار کئے جائیں گے۔

معدنی وسائل کا سروے جلد ہی شروع ہو جائے گا

کراچی ۱۱ جون۔ ملک کے معدنی وسائل کو ترقی دینے کے لئے جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔ معدنی وسائل ایندھن اور بجلی کے م

م وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے آج ایک انٹرویو کے دوران بتایا کہ طبقات الارض کے ماہرین نے ملک میں لوہے اور کوئلے کے ذخائر کا پتہ چلایا ہے۔ اور ملک میں فولاد کی صنعت کے لئے ان دونوں چیزوں کی ضرورت ہے۔ مسٹر بھٹو نے کہا ۴۴

۴۴ کہ پاکستان اور اقوام متحدہ کے طبقات الارض کے ماہرین جلد ہی سروے کا کام شروع کر دینگے اقوام متحدہ نے مشینری اور فنی امداد کے لئے ۲۵ لاکھ ڈالر کی امداد دی ہے۔

اُمّ الالسنہ کے اہم موضوع پر فاضلانہ لیکچر

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائل پور مورخہ ۱۲ جون بروز اتوار صبح آٹھ بجے الجمعیۃ العلمیہ کے زیر اہتمام جامعہ احمدیہ میں ام الالسنہ کے اہم موضوع کی ایک شق یعنی "حرف عین کا تاکلمہ سے حذف ہونا" پر لیکچر دیں گے۔ اہل علم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر مستفید ہوں۔

(نائب الامین الجمعیۃ العلمیہ)

محترم صفدر علی خان صاحب سیکرٹری جنرل پاکستان ریڈکراس کا عزم یورپ

آپ ریڈکراس کے بین الاقوامی سٹڈی سنٹر میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے

کراچی۔ محترم صفدر علی خان صاحب سیکرٹری جنرل پاکستان ریڈکراس مورخہ ۹ جون کو پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے ذریعہ جنیوا روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ وہاں بین الاقوامی ریڈکراس سٹڈی سنٹر میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔ جو دس جون سے شروع ہو کر ۳۰ جون تک جاری رہے گا ریڈکراس کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ بین الاقوامی بنیادوں پر ایک ہمہ گیر سٹڈی سنٹر کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس میں ایشیا افریقہ اور جنوبی امریکہ کے سترہ ملکوں کی ریڈکراس تنظیموں اور انجمن ہائے ہلال احمر کے لیڈر شرکت کر رہے ہیں۔ پاکستان ایشیا کے ان تین ممالک میں سے ایک ہے۔ جنہیں اس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ دوسرے دو

(باقی دیکھیو ص ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۶۰ء

باہمی اختلافات

ایک طرف آئین کمیشن کے سوالنامہ کا جوابنامہ تیار کرنے کے لئے مولانا مودودی نے ۱۹ علماء اکھٹے کئے جن میں چھ سات خود آپ کے شاگرد ہیں تو دوسری طرف مولانا احمد علی صاحب نے پچاس ساٹھ علماء کو جمع کرکے ایک جوابنامہ تیار کرواکے شائع کیا ہے۔ اب دونو فریقوں میں مباحثہ ہو رہا ہے کہ کس کا جواب نامہ اسلام کے اصولوں کے مطابق ہے اور کس کا نہیں ہے مولانا احمد علی صاحب کے طرفداروں کا مودودی فریق کے خلاف جو اظہار ترجمان اسلام میں شائع ہوا تھا وہ ہم الفضل میں شائع کر چکے ہیں۔ اب مودودی صاحب کے طرفدار بلکہ ترجمان اخبار تسنیم کے ایک اداریہ سے مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو۔

"لاہور میں ۵-۶ مئی کو "علماء و مفکرین" کا جو اجتماع ہوا تھا اس میں ہر طبقہ خیال کے ممتاز ترین علماء شریک تھے۔ دیوبندی بریلوی اور اہل حدیث مسلک کے سربرآوردہ ترین حضرات کے نام ہمیں اس میں ملتے ہیں اور خواہ یہ اجتماع تعداد کے اعتبار سے نمائندہ نہ ہو مگر تمام مسلکوں کی نمائندگی کے اعتبار سے قطعاً نمائندہ تھا۔ مثلاً مولانا مفتی محمد حسن، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا سید ابوالحسنات قادری، مولانا محمد داؤد غزنوی، مولانا شمس الحق وصدر وفاق المدارس، اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ایسے بزرگ ہیں جو پوری قوم کے نزدیک معتمد ہیں۔ پھر انہوں نے جو جوابنامہ مرتب کیا تھا وہ بھی اس متفق علیہ فارمولے پر مبنی تھا جس پر پہلے دستور کی ترتیب کے زمانے میں پورے پاکستان کے علماء مہر تصدیق ثبت کر چکے تھے۔ اور اس طرح ایک ایسی دستاویز مرتب کی ہے جو علماء اسلام کے کلی اتحاد فکر و خیال پر مبنی ہے اور کسی مسلک و عقیدہ کے مسلمانوں کے لئے وجہ شکایت اس میں موجود نہیں۔"

(تسنیم لاہور ۴ رجون ۱۹۶۰ء)

یہ حصہ تو در "مدح خود" کے متعلق ہے اب "نظام العلماء" کے جوابنامہ پر جو تنقید عالیہ تسنیم نے فرمائی ہے وہ بھی ملاحظہ کیجئے۔

"اس جواب نامہ میں آئین کمیشن کی حدود کار (Terms of Reference) کو کہاں تک ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سوالات کیا ہیں ان کی حدود جواب کیا ہیں ان کا ان حضرات نے کوئی خیال ہی نہیں رکھا اور فی الحقیقت ان سے اس کی توقع کرنا بھی ان کو تکلیف مالایطاق کا مکلف قرار دینا ہوگا۔"

(تسنیم لاہور ۴ جون ۱۹۶۰ء)

اب نظام العلماء کو تسنیم نصیحت فرماتے ہیں:

"لیکن ان کو یہ محسوس کرنا تھا کہ ان کے جواب سے علماء کی صفوف میں انتشار اور مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں بدگمانیاں پیدا ہوں گی اختلافات کی اس آگ کو ہوا دینے کے بعد یہ حضرات کیا یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ "خلافت راشدہ" کے نظام کو پاکستان میں لا سکیں گے جس کا انہوں نے بار بار اس جواب میں تذکرہ کیا ہے۔ جوابنامے کی معقولیت و عدم معقولیت کی بحث سے قطع نظر یہ بات فی نفسہ افسوسناک ہے کہ ان حضرات نے ایسے مرحلے پر کہ اسلام پسند عناصر کا اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت تھا۔ انہوں نے دنیا کے سامنے اختلاف کا اس بھونڈے طریقے سے مظاہرہ کیا۔"

(تسنیم لاہور ۴ جون ۱۹۶۰ء)

اس کا مطلب یہ ہوا کہ مدیر "تسنیم" کے نزدیک اصل چیز یہ نہیں کہ "اسلامی قانون" حقیقت میں کیا ہے۔ آپ کو جو فکر کھائے مارتی ہے وہ یہ ہے کہ نظام العلماء نے جو جوابنامہ تحریر کیا ہے اس سے علماء کا باہمی اختلاف ظاہر ہو گیا ہے اور مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں بدگمانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ حالانکہ خود تسنیم کو بھی اعتراف ہے کہ نظام العلماء کے جواب نامہ اور مودودی فریق کے جوابنامہ میں فی الواقعہ اختلاف ہے یہ اور بات ہے کہ بقول

"کس نمے گوید کہ دوغ من ترش است"

نظام العلماء کا جوابنامہ تو ناقص ہے اور مودودی فریق کا جوابنامہ بہترین ہے یہ نہیں سوچا کہ اختلاف ہے اور بڑا اختلاف ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر ان ۱۹ علماء کو ہی لیا جائے جنہوں نے مودودی صاحب کی زیر ہدایت جوابنامہ لکھا ہے تو علیحدہ علیحدہ ان کو ایک دوسرے سے ان مسائل میں بھی اختلاف ہوگا۔ جن میں انہوں نے اپنے جوابنامہ میں اپنا متفق ہونا ظاہر کیا ہے اور خود مدیر تسنیم کے اس اداریہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ "اتفاق و اتحاد" "اسلامی قانون" کی صحت کے مدنظر نہیں بلکہ محض اسلئے ہے کہ ان کا باہمی اختلاف ظاہر نہ ہو اور مسلمان فرقوں میں بدگمانیاں نہ پیدا ہوں۔

پس اتفاق و اتحاد ہونا چاہیئے خواہ غلط توجیہات پر ہی کیوں نہ ہو۔ بنیادیں خواہ سراسر خام ہوں اور پر نظر نواز عمارت ہونا کافی ہے۔ خواہ ہوا کے ایک ہی جھونکے سے ساری عمارت زمین پر آ رہے

اگر جوابنامہ کی معقولیت اور غیر معقولیت کا اندازہ صرف اس بات سے لگانا ہو کہ کونسا جوابنامہ زیادہ پسند کیا گیا ہے جیسا کہ مدیر تسنیم اپنے جوابنامہ کے متعلق تاثر دینا چاہتے ہیں تو اس میں سب سے پہلے جس چیز کو دیکھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ کون فریق زیادہ سے زیادہ علماء اپنے گرد جمع کرنے میں کامیاب ہوا ہے انیس ۱۹ اور ساٹھ ستر میں جو تعداد کا بعد ہے وہ ظاہر ہے۔ اب یہ دیکھنا کہ کونسے گروہ کے علماء جید ہیں اور کونسے گروہ کے غیر جید تو آئین کمیشن اس پر کمتر بٹھانے سے رہی۔

پھر تسنیم کا یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ عام طور پر ۱۹ علماء کے جوابنامہ کو پسند کیا گیا ہے شاید ایک ہفت روزہ "اقدام" کو چھوڑ کر چونکہ "ڈائری نویس" مودودی صاحب سے خاص عقیدت رکھتے ہیں جس کی بظاہر کوئی وجہ نہیں معقول اخبارات نے بہت کم اس طرف توجہ دی ہے اور اگر کسی نے توجہ دی بھی ہے تو وہ بھی اس وجہ سے کہ مودودی فریق نے بڑی تیزی سے سب سے پہلے جوابنامہ شائع کر دیا اور نہایت اہتمام اور عجلت سے اس کا پراپیگنڈا شروع کر دیا اور اس امر کی ذرا بھی پرواہ نہ کی کہ ملک کے دیگر علماء اور صاحب رائے حضرات اسکے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں۔

مدیر تسنیم نے اپنے اداریہ میں اس بات پر بڑا زور دیا ہے اور اظہار افتخار فرمایا ہے کہ انیس ۱۹ علماء کے گروہ میں دیوبندی۔ مودودی۔ ندوی وغیرہ مکاتب کے اصحاب شامل ہیں۔ حالانکہ یہ مختلف مکاتب کا اتحاد و اتفاق کا دعوی ہی خود اس بات کو واضح کرتا ہے کہ یہ اتحاد محض وقتی ہے اور اسکی بنیاد کوئی پائیدار نہیں ہے۔ قرآن و سنت کا نام تو ہر مسلمان لیتا ہے۔ اختلاف تو ان توجیہات میں جاکر پیدا ہوتا ہے۔ کیا مدیر تسنیم دیانتداری سے کہہ سکتے ہیں کہ ان مختلف مکاتب میں تصور اسلام کے متعلق حقیقی اتحاد و اتفاق موجود ہے۔ کیا ان میں سے ہر ایک فرقہ دوسروں کو کافر مرتد اور واجب القتل نہیں سمجھتا۔ کیا خود مودودی صاحب اور ان کی مرحوم جماعت پر انہی لوگوں نے جن کے ساتھ اتحاد و اتفاق کی ڈینگ ماری جاتی ہے۔ یہی فتوے نہیں لگائے ہوئے۔ پھر کیا نظام العلماء کے علاوہ علماء کے دیگر ایسے گروہ نہیں ہیں جو انیس علماء کے ساتھ قطعاً متفق نہیں۔ مثلاً مولانا اصلاحی اور ان کے ہمنواؤں کے متعلق مدیر تسنیم کا کیا خیال ہے

پھر جن فرقوں کا ان ۱۹ علماء کو نمائندہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان فرقوں نے واقعی ان کو منتخب کرکے بھیجا ہے۔ مولانا مودودی صاحب کے چند شاگرد اور مولانا داؤد غزنوی کے چند شاگرد اور دوست ملکر تو تمام فرقوں کا نمائندہ مجلس نہیں کہلا سکتے

ہمارا دعوے ہے کہ ان ۱۹ علماء ماہرین کو فی الحقیقت اسلام کے ایک مسئلہ پر بھی اتحاد و اتفاق کی نعمت حاصل نہیں۔ ویسے قرآن و سنت کا نام لے دینے سے تو یکجہتی ثابت نہیں ہوتی کیونکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے قرآن و سنت کے الفاظ پر تو تمام دنیا کے مسلمان متفق ہیں۔ شیعہ بھی یہی کہتے اور سنی بھی۔ دیوبندی بھی یہی کہتے ہیں اور ندوی بھی بریلوی بھی یہی کہتے ہیں اور وہ بھی جن کو منکرین حدیث کہا جاتا ہے جہاں تک خیال کا تعلق ہے سب متفق ہیں فرق تو اس وقت جاکر پڑتا ہے۔ جب آمین بالجہر کہنے پر کفر و ارتداد و واجب القتل ہونے کا فتوے لگتا ہے۔

اسلام نے جو اصول معاشرہ کے لئے دئیے ہیں اخلاقی وہ سیاسی اور بین الاقوامی اصولوں سے جدا گانہ نوعیت نہیں رکھتے اگر اسلام کہتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین تو جہاں یہ حکومت پر عاید ہوتا ہے وہاں افراد پر بھی عاید ہوتا ہے یہ نہیں ہے کہ حکومت تو اس پر عمل کرے افراد بے شک دین میں اکراہ کرتے پھریں۔ الغرض اسلام

(باقی صفحہ ...)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۹ اگست ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔

آج ایک دوست نے

سوال کیا ہے

کہ میرے لڑکے کی شادی کی کسی جگہ بات چیت ہو رہی ہے مگر لڑکی والوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اتنا مہر دو۔ اتنی جائداد لڑکی کے نام کرو۔ اور پھر جب شادی کے لئے آؤ تو باجہ ساتھ لاؤ۔ اور اس دوست نے مجھ سے پوچھا ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو ان شرائط پر رشتہ کر لیا جائے انہی دنوں میں ایک اور اسی قسم کا سوال لاہور سے بھی ہوا ہے۔ وہاں سیالکوٹ سے ایک برات آئی جو باجہ ساتھ لائی جماعت احمدیہ لاہور کے امیر کو اس شادی میں شرکت کے لئے کہا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ جب تک باجہ نہ ہٹایا جائے۔ میں شریک نہیں ہونگا۔ اس پر برات والوں میں سے کسی نے میرا کوئی فتویٰ نکال کر دکھایا کہ باجہ بجانا جائز ہے۔ اور اب مجھ سے یہ سوال کیا گیا ہے کہ آیا امیر جماعت احمدیہ لاہور کا یہ فعل جائز تھا یا ناجائز؟ جبکہ میرا جواز کا کوئی فتوےٰ موجود ہے

جہاں تک مجھے یاد ہے

میں نے کبھی کوئی ایسا فتوےٰ نہیں دیا کہ برات کے ساتھ باجہ لے جانے کی اجازت ہے۔ یہ ممکن ہے میں نے یہ کہا ہو۔ کہ نکاح کے موقعہ پر باجا بجانا جائز ہے مگر اس کا مطلب تو یہی ہو سکتا ہے کہ ایسی تقریبوں پر ڈوم میراثی وغیرہ مکان کے دروازے پر جمع ہو کر گا بجا لیتے ہیں لیکن باجہ والوں کو خود ساتھ لے کر بیاہنے کے لئے جانے کے یہ معنے ہیں کہ بھلے مانسوں کی جماعت خود میراثی اور ڈوم بن کر جائے اور جو شخص میری کسی تحریر کے یہ معنے لیتا ہے کہ

برات کے ساتھ باجہ لے جانا

جائز ہے وہ سخت غلطی کرتا ہے۔ ہر شخص طہارت کے وقت اپنے ہاتھ سے پاخانہ دھوتا ہے مگر کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ کوئی شخص پاخانہ ہاتھ میں اٹھا کر بازار میں بھی آ سکتا ہے میراثیوں۔ ڈوموں اور باجہ والوں کو خود ساتھ لے کر جانا ایسا ہی ہے جیسے کوئی خود اپنے سر پر جوتیاں مروائے۔ کسی فعل کے کسی خاص موقعہ پر جائز ہونے کے یہ معنے کسی طرح نہیں ہو سکتے کہ وہ ہر موقعہ پر جائز ہے۔ جیسے

مجبوری کے ماتحت

طہارت کے لئے پاخانہ کو ہاتھ لگانا تو جائز ہے۔ مگر پاخانہ کو ہاتھ میں پکڑ کر بازار میں چلے جانے کو کوئی عقلمند جائز اور درست نہیں کہہ سکتا۔ بلکہ بعض حالتوں میں تو دعائیں کرنا بھی ناجائز ہوتا ہے۔ حالانکہ دعا پر اسلام نے کتنا زور دیا ہے۔ مثلاً کسی کے مر جانے کے بعد بطور رسم جو دعا کی جاتی ہے۔ گھر والے صفیں بچھا کر بیٹھ جاتے اور دوسرے لوگ آتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہیں مگر ہم اسے جائز نہیں سمجھتے۔ اس موقعہ پر سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ اور یہ جائز نہیں حالانکہ

سورۃ فاتحہ وہ سورۃ ہے

جو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنی ضروری ہے۔ پس میری کسی تحریر سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ باجہ بجانا ہر موقعہ پر اور ہر حالت میں جائز ہے ہرگز درست نہیں۔ جب خدا تعالیٰ کا کلام بھی ہر موقعہ پر پڑھنا جائز نہیں جب وہ سورۃ بھی جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ام القرآن قرار دیا ہے۔ اور جس میں ایسے ایسے معارف ہیں کہ اس کی شان کا بیان انسان کے فہم اور ذہن سے بالا ہے۔ اور خدا ہی ہے جو اس کی عظمت اور خوبی کو بیان کر سکے۔ صرف ماتم کے موقعہ پر اس کا پڑھا جانا ہم جائز نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ

یہ بدعت ہے

تو باجہ کو ہر موقعہ پر بجانا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نکاح وغیرہ کے موقعہ پر اعلان کے لئے اگر باجہ وغیرہ بجا لیا جائے تو حرج نہیں۔ مگر اسے ایسا ضروری قرار دینا کہ اگر باجہ ساتھ نہ ہو تو نکاح ہی نہ کیا جا سکے گا۔ یہ تو ایک ایسی بات ہے کہ جسے کوئی شریف آدمی برداشت بھی نہیں کر سکتا۔ دنیا میں میاں بیوی کو آپس میں محبت ہوتی ہے ایک دوسرے سے پیار کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی کرتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں جس جگہ گلاس کو منہ لگا کر پانی پیتی تھی بعض دفعہ اظہار محبت کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ منہ لگا کر پانی پیتے تھے۔ اب دیکھو

یہ کتنی اچھی بات ہے

مگر یہی پیار اور محبت جب بعض یورپین لوگ برسرِ عام کرتے ہیں۔ تو لوگ ان کی کس قدر مذمت کرتے اور اسے بے حیائی قرار دیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ادیب اس مضمون کو عجیب عجیب پیرایہ میں بیان کرتے ہیں وہ اپنے محبوب کو لکھتے ہیں کہ میں نے فلاں چیز کو چوما ہے۔ تم بھی اسے چومو۔ یا میں نے چاند کی طرف دیکھا ہے۔ تم بھی اسے دیکھو۔ گویا وہ اپنے محبوب سے اظہار محبت کے مضمون کو ادا کرنے کے لئے نئے نئے محاورے استعمال کرتے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

اپنے عمل سے

اس کا نمونہ دکھایا ہے۔ کہ جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے گلاس کو منہ لگا کر پانی پیا۔ آپ نے بھی وہیں اپنے ہونٹ لگائے۔ تا تالیف قلب ہو۔ اور محبت بڑھے۔ اور یہ بہت اچھی بات ہے کہ میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے والی صورتیں اختیار کی جائیں۔ لیکن اگر انہی جذبات کا اظہار اور آپس میں اظہار محبت برسرِ عام کیا جائے۔ تو یہی چیز قابلِ اعتراض ہو جائے گی۔ تو جائز بات بھی اپنے موقعہ کے لحاظ سے جائز اور پسندیدہ ہوتی ہے۔ ہر جگہ نہیں میری کسی تحریر سے

برات کے ساتھ باجہ

لے کر جانے کا جواز لینا بالکل غلط ہے۔ کجا یہ کہ شادی کی تقریب پر ڈوم یا میراثی وغیرہ مکان کی ڈیوڑھی پر آ کر باجہ وغیرہ بجانے لگیں۔ اور کجا یہ کہ خود میراثیوں اور ڈوموں کو ساتھ لے کر کوئی دوسرے شہر میں پہنچے۔ ان دونوں باتوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ اور خود ڈوموں کو ساتھ لے کر جانے کے تو یہ معنے ہیں کہ گویا انسان خود اس بات کا اعلان کرے۔ کہ ہم بھی اسی طائفہ میں سے ہیں۔ اپنے مکان پر پاخانہ کا پاٹ صاف کرنے کے لئے ہر شخص چوہڑے کو گھر پر بلاتا ہے۔ مگر کیا کوئی شریف آدمی چوہڑے کے سر پر پاٹ اٹھوا کر اس کے ساتھ ساتھ سارے شہر میں بھی پھرا کرتا ہے۔ جو فرق ان دونوں باتوں میں ہے وہی ڈیوڑھی پر پہنچ کر مراثیوں اور ڈوموں کے گا بجا لینے اور خود باجہ والوں کو ساتھ لے کر دوسرے گھر محلہ یا دوسرے شہر میں شادی کے لئے جانے میں ہے۔ اور یہ تو شریعت کا سوال نہیں بلکہ

فطرت صحیحہ کا سوال

ہے۔ ایسے لوگوں کو خود ساتھ لے کر چلنا اور ان کی معیت اختیار کرنا تو ایسے شرم کی بات ہے کہ اس سے بہتر ہے۔ آدمی ڈوب کر مر جائے۔ میرے لئے کوئی ایسا موقعہ آ جائے۔ تو شائد میرا تو ہارٹ فیل ہو جائے پس جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ نکاح کے موقعہ پر باجہ بجانے کی اجازت ہے ان کو

یاد رکھنا چاہیئے

کہ اس اجازت کے یہ معنے نہیں کہ برات کے ساتھ باجہ لے کر دوسرے شہر یا دوسرے کے مکان پر جانے کی بھی اجازت ہے جس طرح اپنے پاخانہ کو دھونا تو ضروری ہے۔ لیکن کیا کوئی عقلمند پاخانہ اٹھا کر بازار میں بھی لے آتا ہے۔ اور باجہ والوں کو ساتھ لے کر چلنا میرے نزدیک ویسا ہی ہے۔ جیسے کوئی پاخانہ اٹھا کر بازار میں لے آئے۔ اور جس شخص نے ایسا مطالبہ کیا ہے۔ کہ میرے ہاں شادی کے لئے آؤ تو باجہ ساتھ لاؤ۔ اس نے فطرت صحیحہ کے خلاف حرکت کی ہے۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ باجہ بجانا جائز ہے۔ تو بھی اس کے یہ معنے کہاں سے نکل آئے کہ ضرور بجایا جائے۔ اور جب ایسی صورت ہو جائے کہ ایک

ضرورت کے وقت

جائز صورت کو خواہ مخواہ ضروری قرار دے

دیا جائے۔ تو پھر تو جائز چیز بھی ناجائز ہو جایا کرتی ہے۔ اور ایسی صورت میں اس کا کرنا درست نہیں ہوتا۔ پس میراثی اس قسم کا کوئی فتوے نہیں کہ اس طرح باجہ ساتھ بجانا جائز ہے۔ لیکن اگر علماء میں سے کسی نے یہ رائے دی ہے۔ تو اس نے غلطی کی ہے اور یہ ضروری نہیں کہ ہر بڑے آدمی کے منہ سے جو بات نکلے اسے درست ہی مان لیا جائے۔ بلکہ اس صورت میں کہ کوئی کہے کہ جب تک برات کے ساتھ باجہ نہ لایا جائے ہم شادی نہیں کریں گے اگر باجہ بجانا جائز بھی ہو تو بھی ناجائز ہو جائے گا۔

شادی کے موقع پر بیوی کے لئے کپڑے وغیرہ دینا سنت ہے۔ لیکن اگر کوئی لڑکی والا یہ شرط کرے کہ اتنے کپڑے دو۔ اور اتنا زیور لاؤ۔ تو یہ بھی ناجائز ہے۔ اس کے سوا اگر کوئی بھی شرط کی جائے۔ تو وہ ناجائز ہے اور وہ نکاح نکاح نہیں رہے گا۔ بلکہ حرام ہو جائے گا۔ کیونکہ شریعت نے نکاح کے لئے

صرف مہر کو ہی ضروری قرار دیا ہے

اور جو شخص اس کے علاوہ شرائط پیش کرتا ہے۔ وہ گویا نئی شریعت بناتا ہے میرے نکاح کے موقعہ پر دفتر والوں نے مجھے فون کیا۔ کہ مٹھائی دیں۔ مگر میں نے کہا۔ کہ یہ جائز نہیں یہ چند روپوں کا سوال نہیں۔ بلکہ شریعت کے احترام کا سوال ہے شریعت نے ولیمہ کی صورت پیدا ہونے کے بعد ولیمہ رکھا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ اسلئے میں مٹھائی وغیرہ کو جائز نہیں سمجھتا۔ ایسی باتیں قوم کے لئے نقصان کا موجب ہو جایا کرتی ہیں۔ جب ایک شخص مٹھائی کھلاتا ہے۔ تو پھر دوسرے بھی اسکو ضروری سمجھنے لگتے ہیں اور پھر ہر ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ایسی چیزیں قوم پر بار اور مصیبت بن جایا کرتی ہیں۔ اور اس طرح چونکہ شادیوں وغیرہ پر خرچ زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ اسلئے لوگ آہستہ آہستہ شادیاں کرنا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ اب یورپ میں دیکھ لو فیشن کے مطابق کپڑوں اور سنگار کے سامان گون اور ہیٹ اور گلوز (دستانے) پر ہزار ہا روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔ ایک عورت کہتی ہے فلاں کی گون ایسی ہے مجھے بھی ویسی چاہیئے۔ فلاں کے گلوز ایسے ہیں۔ میں بھی ویسے ہی لوں گی۔ اور اس طرح یہ چیزیں وبال جان بن گئی ہیں۔

لطیفہ مشہور ہے

کہ ایک عورت پیرس کے بازار میں گذر رہی تھی۔ چند ہی منٹ قبل اس نے ایک ٹوپی خرید کی تھی جس کے متعلق وہ سمجھتی تھی۔ کہ فیشن کے مطابق ہے۔ وہاں بعض عورتیں ایسی سمجھی جاتی ہیں کہ گویا وہ جدید ترین فیشن کا معیار ہیں۔ یہ عورت اپنی ٹوپی لے کر چلی جا رہی تھی کہ اسے کوئی فیشن کے معیار والی عورت نظر آئی اور اس نے عورت نے دیکھا کہ اسکے سر پر اور قسم کی ٹوپی ہے۔ اس لئے اس نے اپنی ٹوپی جو چند ہی منٹ قبل اس نے خریدی تھی سر سے اتار کر رومال میں لپیٹ لی تا وہ فیشن کے معیار والی عورت اسے پرانے فیشن کی عورت خیال نہ کرے۔ تو ان چیزوں کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اول تو یورپ میں لوگ شادی کرتے ہی نہیں۔ اور اگر کرتے بھی ہیں تو جوانی میں نہیں کرتے۔ جو شادی کا اصل زمانہ ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ پہلے کچھ زندگی تو آرام سے بسر کر لیں۔ پھر شادی کریں گے۔ گویا وہ شادی کو ایک آفت اور مصیبت سمجھنے لگے ہیں۔ اور اس لئے بہت کم لوگ شادی کرتے ہیں۔ اس کا ایک خطرناک نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ آبادی بہت گھٹ گئی ہے۔ پچاس سال کے اندر اندر فرانس کی آبادی ایک کروڑ کم ہو گئی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہٹلر اور مسولینی نے جرمنی اور اٹلی میں شادی کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کی کوشش کی انہوں نے کنوارے رہنے والوں پر بھاری بھاری ٹیکس لگائے۔ تا وہ شادی کر لیں۔ فرانس میں بھی جنگ کے قریب زمانہ میں ایسے قوانین بنائے گئے۔ مگر قلیل عرصہ میں ان سے فرانس کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہو سکا پس شادی کے موقعہ پر شریعت نے جن باتوں کو ضروری قرار دیا ہے ان کے سوا

بدعات کو اختیار کرنا بالکل ناجائز ہے

اور اس سے قوم کو سخت نقصان پہنچا ہے اگر کوئی ناجائز طور پر روپیہ کا بھی خرچ کرتا ہے۔ تو دوسرا اسے دیکھ کر دو آنے کرے گا۔ تیسرا چار آنے۔ چوتھا آٹھ آنے اور اس طرح بڑھتے بڑھتے یہی چیز قوم کے لئے ایک مصیبت بن جائیگی۔ شادی کے بعد صرف ولیمہ شریعت نے جائز رکھا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ولیمہ تین دن ہے۔ اس کے بعض لوگ یہ معنے بھی کرتے ہیں۔ کہ ولیمہ تین روز کے اندر اندر ہی ہو سکتا ہے۔ یعنی اس عرصہ کے اندر اندر ولیمہ کر دیا جائے۔ مگر دوسرے معنے یہ بھی ہیں کہ دعوت ولیمہ تین روز سے زیادہ ممتد نہیں ہونا چاہیئے اس دعوت ولیمہ کو اور بڑھاتے جانے اور پھر مٹھائیاں وغیرہ تقسیم کرنا یہ سب بدعات ہیں۔ جن سے پرہیز لازم ہے۔ اسی طرح کپڑے وغیرہ تقسیم کئے جاتے ہیں۔ لڑکے کے رشتہ دار کہتے ہیں۔ ہمارے کپڑے نہیں دئے گئے فلاں کے لئے نہیں دئے۔ یہ سب ایسی بدعات ہیں۔ جنہوں نے قوم کو مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ اور لوگوں کو برباد کرنے والی باتیں ہیں

ان کا نتیجہ یہ ہوا ہے

کہ مسلمان تباہ ہو چکے ہیں۔ اور ان کی نکیل آج ہند کے ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے جائز دعوتوں کو حرام صورتوں میں تبدیل کر لیا۔ اسی طرح یہ باجہ کا سوال ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ صرف شریعت کا اور جائز ناجائز کا سوال نہیں بلکہ فطرت صحیحہ کا سوال ہے باجہ والوں کو ساتھ لے کر چلنا تو بڑی بات ہے میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر باجہ والے بازار میں الگ جا رہے ہوں اور میں الگ جا رہا ہوں تو میرے لئے اس صورت میں بھی چلنا پھرنا دوبھر ہو جائے۔

جس نے اسلام کی عظمت کا علم لہرایا

نوٹ:۔ یہ نظم سالانہ جلسہ کے موقع پر ثاقب زیروی صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی

چشمِ میگوں میں یہ دلدوز سی حسرت کیا ہے
روئے روشن پہ پریشان سی نکہت کیا ہے

تجھ کو دیکھا تو مجھے دِل کو قرار آ ہی گیا
تیری بیمار نگاہوں میں بھی برکت کیا ہے

جو کبھی دیکھ چکی ہوں تیری سطوت کا کمال
اُن نگاہوں میں بھلا دنیوی شوکت کیا ہے

کجکلاہوں کی جبینوں کو نگوں دیکھا ہے
فقر کی قلب دو عالم پہ حکومت کیا ہے

شمع افسردہ ہو پروانوں کی حالت معلوم!؟
جانے اس کرب میں مالک کی مشیّت کیا ہے

جس نے اسلام کی عظمت کا علم لہرایا
جس نے بتلایا کہ باطل کی حقیقت کیا ہے

جس نے ہر سانس لیا دینِ محمدؐ کیلئے
اس کی ہستی کے سوا میری ضرورت کیا ہے

میرے معبود! ابھی خام ہے عزمِ رہرو
میرے مسجود ابھی زعم جسارت کیا ہے

تیری دہلیز پہ جھک جھک کے دعائیں مانگوں
اس سے بڑھ کر مجھے طاقت مجھے قدرت کیا ہے

"ساری دُنیا کے مریضوں کو شفا دے یارب"
"آج معلوم ہوا ہے کہ علالت کیا ہے"

(ثاقب زیروی)

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ——— اور ——— عبادات

تقریر جلسہ سالانہ

(از مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

(قسط نمبر ۱۱)

جہاد

آخری عبادت جہاد ہے اور جہاد سے مراد خدا کی راہ میں مرنے کی خواہش ہے۔ محبت کا تقاضا دراصل یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو مٹا کر اپنے محبوب میں محو ہو جائے اور من و تو کا امتیاز درمیان سے اٹھ جائے اسی لئے محبوب حقیقی نے انسان کے اندر یہ جذبہ ودیعت فرمایا ہے کہ یہ کسی کا ہو رہے ظاہر ہے۔ کہ اگر یہ جذبہ علم و عقل کے ماتحت کار فرما ہو تو انسان اپنے محبوب کے مقاصد کے حصول کے لئے ہر وقت اپنی جان سے بے نیاز ہو کر قربانی کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ اور اس راہ میں جان دے دینے کو اپنی سب سے بڑی راحت سمجھے گا۔ جہاد سے مراد بھی حصول منشا باری کے لئے جان فدا کرنا ہے دوسرے کو مارنا محبت کا اصل تقاضا نہیں ہے بلکہ حقیقت یہی ہے آپ جان دے دینا محبت کا سب سے بڑا تقاضا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالے نے فرمایا لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ کو حضرت عبداللہ کی شہادت کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر آپ کے والد شہادت کے بعد جب خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے تو خدا تعالےٰ نے پوچھا کہ بتاؤ تمہاری کیا خواہش ہے تو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ اے میرے پیارے اللہ میری خواہش یہی ہے کہ میں پھر زندہ کیا جاؤں پھر آپ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر آپ کی راہ میں جان دے دوں۔ خدا تعالےٰ نے فرمایا جابرؓ تیری یہ خواہش پوری نہیں ہو سکتی اس لئے کہ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ۔ بے شک غازی کا بھی بڑا مقام ہے۔ لیکن اس لئے نہیں کہ زندہ رہنے میں خدا کی راہ میں مرنے سے زیادہ لذت ہے۔ بلکہ اس کا مقام اس وجہ سے ہے کہ اگر بدی کو مٹاتے ہوئے ہر ایک مرہی جائے تو بدی غالب آجائے اور نیکی مٹ جائے اور یہ منشائے الٰہی کے قیام کے خلاف بات ہے یہ نہیں کہ غازی میدان جنگ میں زندہ رہنے کے لئے جاتا ہے اسے ثواب اسی وجہ سے ملتا ہے کہ وہ ہر آن اپنی جان خدا کی راہ میں فدا کر رہا ہوتا ہے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

مذہب عشق کی دنیا میں نرالی ہیں رسوم
زندگی ملتی ہے اس راہ میں بے جان ہو کر

لفظ جہاد کی ماضی جَهَدَ ہے جس کے معنی کوشش کرنے کے ہیں اور ہر عاشق دراصل ایک ہی کوشش کرتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو مٹا کر محبوب میں مل جانے کی کوشش ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے نماز کو جہاد اکبر قرار دیا ہے۔ کیونکہ تمام حواس کو مجتمع کرکے اپنے محبوب کے سامنے کھڑے ہو کر انسان اپنے قلب کی ساری تپشوں کو ساتھ لے کر اپنی روح کو پگھلاتے ہوئے اس کے حضور پانی کی طرح بہہ پڑتا ہے یہ کیفیت نفس کی موت سے بہت زیادہ بالا ہے۔ دوسرے حق پہنچانا اور اپنے قلب کی کیفیت بیان کرنا جہاد کبیر ہے کیونکہ کبھی بھی دل کی کامل حقیقت زبان پر نہیں آسکتی اس لئے کامل نماز کی وجدان کیفیت ناقابل بیان ہوتی ہے۔ اس جسم کو خدا کی راہ میں دے دینا جہاد اصغر ہے اگر محض جسم قربان کر دینا نماز یا اعلائے کلمۃ اللہ کے برابر درجہ رکھتا تو ہر محب وطن وطن کے لئے مرتے ہوئے یا ہر مجازی عاشق اپنے مجازی محبوب کیلئے جان دیتے ہوئے یا مال و دولت کا پرستار مال و دولت کے لئے جان فدا کرتے ہوئے بھی وہی درجہ پا جاتا جو جان دینے والے کو ملتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ جان دینے کے لئے ایک وقتی شدید جذبہ درکار ہوتا ہے لیکن محبت اپنی راہ میں بڑی ہی شدید قربانی لیتی ہے اور زندگی میں کروڑوں مرتبہ اپنے محبوب کے لئے مرنا پڑتا ہے۔ پس جہاد سے مراد کہ انسان تلوار لے کر کفار کو مارتا پھرے ایک ایسا تخیل ہے جس کو خدا تعالےٰ اور اس سے سچی محبت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ سچ تلاش کی انتہا نفی جہاد محبت میں جان دیدینے کا حسین ترین منظر ہے جو اسلام ہر مومن کے لئے تجویز کرتا ہے۔ انسان کامل کا اصل قیام یہی ہے کہ وہ اپنا آپ کھو کر خدا کا ہو جائے اور اس کے قرب میں ایسا مقام حاصل کرلے۔ کہ اس سے بالا مقام اور کوئی نہ ہو۔ اور یہ منزل صرف عشق کے پروں کے ساتھ ہی طے ہو سکتی ہے۔ سرور کونین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مقام تک پہنچے کہ وہاں پہنچتے ہوئے جبریل کے پر جلتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے اس مقام کو ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔

دنیٰ فتدلّٰی کی تفسیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۱۶ حاشیہ میں تحریر فرمایا ہے۔

" پھر نزدیک ہوا (یعنی اللہ تعالےٰ سے) پھر نیچے کی طرف اترا یعنی مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے نزول کیا۔ پس اس جہت سے کہ وہ اوپر کی طرف صعود کرکے انتہائی درجہ قرب تام کو پہنچا اور اس میں اور حق میں کوئی حجاب نہ رہا اور پھر نیچے کی طرف اس نے نزول کیا اور اس میں اور خلق میں کوئی حجاب نہ رہا۔ یعنی چونکہ وہ اپنے صعود اور نزول میں اتم اور اکمل ہوا اور کمالات انتہائیہ تک پہنچ گیا۔ اس لئے دو قوسوں کے بیچ میں یعنی وتر کی جگہ میں جو قطر دائرہ ہے اتم و اکمل طور پر اس کا مقام ہوا بلکہ وہ قوس الوہیت اور قوس عبودیت کی طرف اس سے بھی زیادہ تر جو خیال و گمان و قیاس میں نہیں آسکتا نزدیک ہوا۔ مثلاً صورت ان دوٗ قوسوں کی یہ ہے

اس شکل میں وتر جو خط مرکز دائرہ کو قطع کرتا ہے یعنی جو قطر ہے وہی قاب قوسین یعنی دونوں قوسوں کا وتر ہے۔ جاننا چاہئے کہ دونوں قسم واجب الوجود اور ممکن کے ایک ایسے دائرے کی طرح ہیں کہ جو خط گزرندہ بر مرکز سے دوٗ قوسوں میں منقسم ہو وہی خط جو قطر دائرہ ہے جس کو قرآن کریم میں قاب قوسین سے تعبیر کیا ہے جو عام بول چال علم ہندسہ میں اسکو وتر قوسین کہتے ہیں وہ ذات مفید اور مستفیض میں بطور برزخ واقع ہے کہ جو اپنے اخص کمال جو انتہائی درجہ کی کمالات کا ہے نقطہ مرکز دائرہ سے جو وتر قوس کا درمیانی نقطہ ہے۔ مشابہت رکھتا ہے یہی نقطہ تمام کمالات انسانی کامل کا دل ہے جو قوس الوہیت و عبودیت کی طرف بخطوط مساوی نسبت رکھتا ہے اور یہی نقطہ ارفع نقاط ان خطوط عمودیہ کا ہے جو محیط سے قطر دائرہ تک کھینچے جائیں۔ اگرچہ وتر قوسین اور بہت سے ایسے نقاط تالیف یافتہ ہیں جو درحقیقت کمالات روحانیہ صاحب وتر کے صور محسوسہ ہیں لیکن بجز ایک نقطہ مرکز کے اور جس قدر نقاط وتر ہیں ان میں دوسرے انبیاء و رسل و ارباب صدق و صفا بھی شریک ہیں اور نقطہ مرکز اس کمال کی صورت ہے کہ جو صاحب وتر کو بہ نسبت جمیع دوسرے کمالات کے اعلیٰ وارفع و اخص و ممتاز طور پر حاصل ہے۔ جس میں حقیقی طور پر مخلوق میں سے کوئی اس کا شریک نہیں ہاں اتباع و پیروی سے ظلی طور پر شریک ہو سکتا ہے۔ اب جاننا چاہیئے کہ دراصل اسی نقطہ وسطی کا نام حقیقت محمدیہ ہے جو اجمالی طور پر جمیع حقائق عالم کا منبع و اصل ہے "

اس تفسیر سے ظاہر ہے کہ سردار پاکان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احسن تقویم پاک ترین فطرت اور کامل ترین عبادات کے نتیجے میں ایسے مقام پر کھڑے ہو کر خدا کی صفات کے نقوش اپنے اندر لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کسی وجود نے خدا کی صفات کی جلوہ گری نہیں کی۔

تنقیح طلب امر سوم

عبادت یعنی مظہریت الٰہی کے مفہوم کے پیش نظر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح مظہر اتم الوہیت ہیں؟ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک ترین فطرت اور کامل ترین عبادات کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کے اتنے قریب ہوئے کہ خود خدا نے آپ کے متعلق فرمایا دَنٰى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى اس کامل ترین صعود کی وجہ سے خدا تعالےٰ کی ساری صفات ربوبیت رحمانیت رحیمیت اور مالکیت آپکے وجود میں سرایت کر گئیں۔ جیسا کہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی شان میں فرمایا ہے ؎

زاں نمط شد محو دلبر کز کمال اتحاد
پیکر او شد سراسر صورت ربّ رحیم
بوئے محبوب حقیقی میدمد زاں روئے پاک
ذات حقانی صفاتش مظہر ذات قدیم

اب ہم نے دیکھنا ہے کہ کیا یہ صرف دعویٰ ہی ہے یا واقعی خدا تعالیٰ کی ساری صفات شفقت و رأفت و محبت و رحمت ۔ مغفرت جود و سخا وغیرہا کے لحاظ سے آپ تمام بنی نوع انسان سے افضل و اعلےٰ اور مظہر اتم الوہیت ہیں ؟

صعود کا ثبوت نزول کی صفات کی جلوہ گری ہے ۔ اگر کوئی وجود خدا کے انتہا درجہ قریب پہنچا ہے تو لازم ہے کہ وہ شفقت علیٰ خلق اللہ کے بارے خدا کی صفات کا کامل مظہر بن جائے ۔ پس عبادت کا یہ جزو یعنی شفقت علےٰ خلق اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو کامل طور پر ظاہر کر دے گا ۔ اور اس سے دنیٰ فتدلّٰی کا دعویٰ بھی قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو جائے گا ۔ تعالےٰ نے خود محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا اظہار اس طرح فرمایا ہے ۔ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ

رؤف اور رحیم خدا کی اپنی صفات ہیں اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے لحاظ سے یہی وہ دو صفات ہیں جن کا سب سے زیادہ تعلق انسان سے پیش آتا ہے ۔ اس آیت میں ایک عجیب لفظ حریص علیکم کا استعمال کیا گیا ہے ۔ حرص کا Concept ہمیشہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ حریص انسان کسی اور کے لئے کوئی نعمت باقی چھوڑنا نہیں چاہتا اور خود نعمت کتنی بھی زیادہ کیفیت و کمیت میں ہو اس سے سیر نہیں ہوتا ذوق نے کہا ہے ؎

حرص سے بس کرتے نہ ہرگز یہ خدا کے بندے
گر خدا آ کے انہیں ساری خدائی دیتا

پس حریص کا مطلب یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعماء کی خواہش کے لئے بالکل وہی کیفیت تھی کہ وہ نعمت کی کسی انتہا پر بھی بس نہ کر سکتے تھے اور اس نعمت میں سب سے بڑی نعمت رضوان اللہ ہے ۔ جس طرح خدا نے خود فرمایا ہے ورضوان من اللہ اکبر اور اس نقطۂ رضوان اللہ کے علاوہ دنیا و آخرت کی ہر نعمت اس درجہ شامل ہے کہ اس کا کوئی حد و شمار نہیں اور یہ حرص خدا تعالےٰ بیان فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کو اپنے نفس کے لئے مطلقاً نہیں جس طرح کہ تمام حریصوں کو ہوتی ہے بلکہ حضور کے قلب کی یہ کیفیت صرف اور صرف نسل انسان کے لئے ہے ۔ رأفت و رحمت کا کمال بھی در حقیقت صرف اسی وقت ظاہر ہو سکتا ہے جب انسان اپنا سب کچھ دوسرے کے لئے کر دے ۔ چنانچہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں یہ بات بدرجہ اتم ظاہر ہوئی ۔ اگر حضور کو نعماء دنیوی نہ ملتیں تو کہا جا سکتا تھا کہ ممکن تھا کہ ملتیں تو حضورؐ ان سے ذاتی طور پر متمتع ہوتے لیکن حضور کی زندگی پر دونوں دور آئے اور وہ دور بھی آیا جبکہ آپ کے پاس دنیا کی کوئی نعمت نہ تھی وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰى اور جب وہ نعمتیں آئیں تو ایک سیکنڈ کا وقفہ حضورؐ کی ذات پر ایسا نہ آیا کہ حضورؐ نے سوچا ہو کہ نعمت ملی ہے تو اسے اپنی ذات پر خرچ کر لیں ۔

ہماری ماں سیدۃ النساء حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک بڑی مالدار خاتون تھیں آپ کے پاس خادم تھے ۔ غلام تھے ۔ مال تھا غرض مکہ کے جو وہ افراد جو مالدار کہلاتے تھے ان میں آپ کا شمار چند شخصیتوں میں سے تھا اور آپ نے اپنی ہر چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر ڈال دی ۔ لیکن کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس مال یا خادموں اور غلاموں سے حضورؐ نے ذاتی طور پر کوئی فائدہ اٹھایا ۔ حضرت زید بن حارثہؓ ان غلاموں میں سے ایک تھے ۔ لیکن جس دن زیدؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہوئے حضورؐ نے اسی دن انہیں آزاد کر دیا ۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ حضورؐ نے اچھے کپڑے پہنے ۔ اچھا کھانا کھایا ۔ اچھا مکان بنایا یا اور کسی طرح ان نعماء سے فائدہ اٹھایا حضرت خدیجہؓ کے پاس مال بہر حال اتنا زیادہ نہ تھا ۔ خدا تعالےٰ نے آپؐ کے قلب کی وسعت کا اندازہ کرانے کے لئے آپ کو عرب کا بادشاہ بنا دیا ۔ آپ کے سپرد لاکھوں اونٹ گھوڑے ۔ بھیڑیں اور بکریاں کیں ۔ آپؐ کو لاکھوں کروڑوں روپے کا چاندی اور سونا عطا کیا اور اس پر بھی بے نیازی اور زخارف دنیا سے علیحدگی کی یہ کیفیت تھی کہ ایک دفعہ حضورؐ نماز پڑھا کر گھر تشریف لے گئے اور پھر تیر کی طرح واپس آئے اور فرمایا کہ سونے کا ایک ٹکڑا رہ گیا تھا میں نہیں چاہتا کہ رات آئے اور وہ ٹکڑا میرے پاس رہے ۔

وفات کے وقت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ گھر میں کچھ دینار تھے وہ کیا ہوئے ۔ جب حضرت ام المومنینؓ

نے وہ پیش کئے ۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں خرچ کر دیں ۔ کیا محمدؐ اپنے خدا سے بدظن جائے گا

آپ بادشاہ تھے لیکن کوئی تخت و تاج نہ تھا ۔ کوئی خدم و حشم نہ تھے ۔ کوئی دربان نہ تھا ۔ آپؐ نے کوئی محل تعمیر نہ کرایا ۔ کبھی کوئی شاہانہ لباس نہ پہنا ۔ کھانے کی کیفیت یہ تھی کہ مہینوں گھر میں چولہا نہ جلتا تھا ۔ سرکہ آپؐ کے اندازے کے مطابق بڑی نعمت تھی ۔ ایک دفعہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے ۔ اور فرمایا کہ اگر کچھ کھانے کے لئے ہے تو دیں تو آپ نے فرمایا کہ صرف سرکہ گھر میں موجود ہے ۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس گھر میں سرکہ ہو وہ گھر غریب نہیں کہلا سکتا ۔ بادشاہوں کے آراموں میں سے کوئی آرام ہے جو کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی حضورؐ نے اختیار فرمایا حضورؐ کی زبان پر کُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ ہی رہا

پس شفقت و رأفت و رحمت کی بنیاد کہ کسی کا دل دنیا کے آراموں کی خواہش سے یکسر خالی ہو ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بدرجہ اتم تھی ۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فقر کا یہ مقام کسی نبی کسی بادشاہ اور کسی صاحب نعمت کو اس طرح حاصل ہوا ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کی صفات کے مظہر اتم ہیں ۔ اس مظہریت کے متعلق یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس طرح خدا تعالےٰ کی ننانوے صفات میں سے بالعموم اس کی قدرت و علم کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی ہستی کا زیادہ تر ثبوت بہم پہنچتا ہے ۔ اور وہ اپنی چہرہ نمائی زیادہ تر انہی دو صفات کے ذریعہ سے کرتا ہے اسی طرح خدا کے فرستادہ اور خدا نما وجود بھی خدا کی قدرت اور اس کے دیئے ہوئے علم کے ذریعہ یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ وہ خدا کے نمائندے ہیں اور اس کی صفات ربوبیت اور شفقت و رحمت کا ایسا نمونہ دکھاتے ہیں کہ ہر انسان محسوس کرنے لگتا ہے کہ ان کا مخلوق خدا سے یہ سلوک ان کی اپنی ذاتی صفات کی وجہ سے نہیں بلکہ خدا کی شفقت اور اس کی رأفت و رحمت اور اس کی ربوبیت ان کے وجودوں میں جلوہ گر ہے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو چونکہ قرب کا بلند ترین مقام ملا تھا اس لئے نزول کے لحاظ سے آپ نے جس طرح خدا تعالےٰ کی ربوبیت اور اس کی رأفت و رحمت کا جلوہ کائنات عالم کو دکھایا اور انسان حیوان ۔ نباتات ۔ جمادات

بلکہ تمام کائنات کے ساتھ جس رأفت و رحمت کا معاملہ فرمایا اس کی مثال قطعاً کہیں اور دنیا میں نہیں ملتی ۔ خدا تعالےٰ نے آپؐ کو سراج منیر کا نام دیا اور جس طرح سورج اپنی گرمی اور نور میں کسی کافر و مومن ۔ کسی گنہگار و پاکباز میں امتیاز نہیں کرتا اور ہر وجود اور ہر چیز پر بلا امتیاز اپنے نور اور گرمی کی بارش کرتا ہے ۔ اسی طرح ہمارے سید و مولا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سارے عالم کبیر پر احسانات کی وہ حد کر دی کہ ان کا شمار محال ہے ۔ جس طرح خدا تعالےٰ کے کلمات لَا تُعَدُّ اور لَا تُحْصٰى ہیں اسی طرح محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا بھی شمار ناممکن ہے

اس دنیا میں خدا تعالےٰ نے یہ عجیب بات رکھی ہے کہ چونکہ انسان کی نظر میں ناپیدا کنار وسعت نہیں ۔ اس لئے بعض اوقات بڑے وسیع و عریض نقوش کے چھوٹے خاکے بھی انسانوں کی آنکھوں کے سامنے لے آتا ہے تا وہ ان چھوٹے خاکوں میں سے حقیقت کو دیکھ سکیں اور نقوش کی وسعت کا اندازہ خدا کی عطا کردہ قوت تخیل سے کر سکیں ۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات سے زمین و آسمان بھرے ہوئے ہیں ۔ حضورؐ نے عورتوں پر احسانات فرمائے اور ان کے مقام کو اتنا بلند کیا کہ مغرب آج بھی اپنی عورتوں کی طرف سارے میلان کے باوجود اسے یہ مرتبہ نہیں دے سکا ۔ حضورؐ نے مردوں پر احسانات کئے ۔ امیروں پر بھی اور غریبوں پر بھی ۔ ادنیٰ پر بھی اور اعلےٰ پر بھی بچوں پر بھی اور بڑوں پر بھی حاکم پر بھی اور محکوم پر بھی ۔ آزاد پر بھی اور غلام پر بھی ۔ بادشاہوں پر بھی اور گداگروں پر بھی ۔ مومنوں پر بھی اور کافروں پر بھی ۔ غرض انسانوں میں سے کوئی صنف بھی ایسی نہیں کہ حضورؐ کے احسانات اس پر نہ ہوئے ہوں ۔

(باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) غلام فاطمہ صاحبہ سکنہ علی پور ریاست بچیش و بخار کافی عرصہ سے بیمار ہیں ۔

(۲) محمد خان ماموں خان آف جیسی آباد لڑکی طاہرہ کلثوم بعمر ۱۱ سال چند دن ہوئے آگ سے جل گئی ہے

(۳) مسٹر ابو ظفر صاحب بہاول پور کی دو لڑکیاں بوجہ بخار بیمار ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

پاکستان اور عراق میں صنعتی تعاون کے امکانات روشن ہیں

عراقی وزیر صنعت بریگیڈیر محی الدین عبدالحمید کا بیان

بغداد ۱۰ر جون۔ عراقی وزیر صنعت بریگیڈیر محی الدین عبدالحمید نے کل یہاں پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو بتایا ہے کہ صنعتوں کے میدان میں پاکستان اور عراق کے درمیان تعاون کے خاصے امکانات موجود ہیں۔ آپ نے کہا کہ عراق پاکستان کی طرف سے ہر امداد کا خیر مقدم کرے گا۔

عراقی وزیر صنعت نے پاکستان اور عراق جیوٹ مل کو پاکستان اور عراق کے مابین باہمی تعاون کی بڑی اچھی مثال قرار دیا۔

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - - - - - - - آپ نے کہا کہ اسی قسم کے تعاون کو مزید وسعت دی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ "عراق کے پاس کافی سرمایہ ہے لیکن ہمیں فوری ضرورت فنی ماہروں کی ہے جو ہماری صنعتوں کو چلا سکیں۔"

ایک سوال کے جواب میں وزیر صنعت نے کہا کہ "حکومت عراق نجی صنعت کاروں کو کارخانے قائم کرنے کے لئے ہر قسم کی امداد دیتی ہے وہ بذات خود صرف ان منصوبوں میں روپیہ لگاتی ہے جہاں نجی سرمایہ خاطر خواہ مقدار میں فراہم نہیں ہو سکتا۔

حکومت کی صنعتی پالیسی سے متعلق بات چیت کرتے ہوئے وزیر صنعت نے بتایا کہ عراق میں زرعی ترقی کے تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر صنعت کو ترقی دی جائیگی انہوں نے کہا ہم نے ان ممالک سے سبق سیکھا ہے جنہوں نے صنعتی ترقی کے جوش میں زراعت کو نظر انداز کر دیا۔ اس لئے حکومت نہ صرف صنعت و زراعت میں توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرے گی۔ بلکہ اپنے ملک کی زرعی پیداوار پر مبنی صنعتیں قائم کرنے کی کوشش بھی کرے گی۔ انہوں نے کہا ان صنعتوں کو فوقیت دی جائے گی جو ضروری اشیاء صرف پیدا کرتی ہیں۔

غیر ملکی سرمایہ (جس میں امریکی اور برطانوی سرمایہ بھی شامل ہے) سے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے عراقی وزیر صنعت نے کہا "عراق نہ صرف ان کا سرمایہ قبول کرے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ ان کے فنی ماہرین کو خوش آمدید کہے گا۔ انہوں نے کہا "اگر یہ ماہرین اپنی سیاسیات کو ساتھ لئے بغیر عراق کی امداد کے لئے آئیں تو ہمیں اس بات کی پرواہ نہیں کہ وہ کس ملک سے تعلق رکھتے ہیں۔"

پاکستان اور امریکہ میں اقتصادی تعاون بڑھ جائے گا

کراچی ۱۰ر جون۔ امریکی ماہر اقتصادیات ڈاکٹر نیولین نے کل رات پیشگوئی کی ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان اقتصادی تعاون مستقبل قریب میں اور گہرا ہو جائے گا۔ ڈاکٹر نیولین نے امریکی ادارہ بین الاقوامی تعاون کی ایک تقریب میں فلسفہ بین الاقوامی تعاون کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "پاکستان ایک ترقی پذیر قوم کی نمایاں مثال پیش کرتا ہے جو اپنی اقتصادی ترقی کے لئے قربانی کرنے اور سیٹو اور سینٹو کی رکنیت کے ذریعے آزاد دنیا کی سلامتی کی ذمہ داری قبول کرنے کو تیار ہے۔

انہوں نے کہا۔ گہرے تعاون کے بارے میں میری پیشگوئی کی بنیاد امریکی ترقیاتی قرضہ فنڈ کے ڈائرکٹر مسٹر برانڈ کا بیان ہے جس میں مسٹر برانڈ نے کہا ہے کہ قرضہ فنڈ پاکستان میں اپنی کوشش تیز تر کر دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ڈاکٹر نیولین نے کہا کہ مسٹر برانڈ نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ پاکستان مستقبل کے لئے بہت سے نئے منصوبے شروع کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ چنانچہ مغربی پاکستان میں محکمہ واپڈا نے بجلی اور پانی کو ترقی دینے کے

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

ایک روحانی تحریک ہے جو انسان کی عملی زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہوتی ہے اثر انداز ہی نہیں بلکہ کہنا چاہیئے۔ زندگی کے ہر پہلو کی تقویٰ کے مطابق رہنمائی کرتی ہے۔ خواہ سیاست ہو اور خواہ عبادت یہ ایک مکمل نظام ہے جس کے ایک جزو کو دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے باوجود ہر ایک فرد دوسرے سے عملاً مختلف ہوتا ہے۔ علماء کے خاص فرقہ یا گروہ یا چند فرقوں اور گروہوں کی تعبیرات ضروری نہیں کہ ہر فرد کو اپیل کریں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آئین کمیشن ان گروہوں میں سے کسی ایک سے بھی متاثر نہ ہو۔ بلکہ خود قرآن و سنت کی روشنی میں نہایت وسیع اور ہمہ گیر اسلامی اصولوں کے مطابق آئین وضع کرنے کی کوشش کرے۔

تعزیرات پاکستان کا اطلاق اب خیرپور اور بہاولپور پر بھی ہوگا

بعض قوانین سارے ملک میں نافذ کر دیئے گئے۔ نیا آرڈیننس

کراچی ۱۰ر جون۔ صدر مملکت نے مرکزی قوانین (مجموعہ قوانین کی اصلاح) کا آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۰ء نافذ کر دیا ہے۔ جس کے مطابق سارے متروک قوانین کو مجموعہ قوانین سے نکال دیا گیا ہے اور بعض قوانین کو سارے ملک میں نافذ کر دیا گیا ہے

. . . . جس میں ایسی سابقہ ریاستیں بھی شامل ہیں۔ جو اکتوبر ۱۹۵۵ء میں مغربی پاکستان میں شامل ہو گئی تھیں۔

اس آرڈیننس کا ایک اثر یہ ہوگا کہ تعزیرات پاکستان کا اطلاق ان علاقوں پر بھی ہوگا۔ جو خیرپور اور بہاولپور پر مشتمل ہیں اس وقت تک ان علاقوں پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہوتا تھا۔ مالی امور اور ٹیکسیشن سے متعلق بعض مرکزی قوانین کا اطلاق بھی ان علاقوں پر ہوگا۔ جس کی وجہ سے سارے صوبہ مغربی پاکستان میں ایک ہی طرح کا مالی ڈھانچہ قائم ہو جائے گا۔

ذمہ دار حلقوں کی اطلاع کے مطابق ایسے قوانین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جنہیں متروک قرار دے کر مجموعہ قوانین سے نکال دیا گیا ہے۔ ایسے قوانین میں وہ قوانین بھی شامل ہیں۔ جو بلا اشتراک غیرے چند علاقوں کے لئے مخصوص تھے۔ لیکن یہ علاقے اب بھارت کا جزو بن چکے ہیں۔ باقی ماندہ ایسے قوانین تھے جو قریب قریب ایک سو سال پیشتر وضع کئے گئے تھے۔ اور اس وقت انہیں مجموعہ قوانین کی زینت بنائے رکھنے سے کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہی بہتر خیال کیا گیا ہے کہ انہیں مجموعہ قوانین سے نکال دیا جائے

پاکستان کا مجموعہ قوانین اس وقت تیرہ چودہ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ مجموعہ قوانین پر نظر ثانی کرنے اور اس میں قطع و برید کرنے کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس ہو رہی تھی۔ متروک قوانین کو مجموعہ قوانین سے نکال باہر کرنے اور بعض قوانین کو سارے ملک میں نافذ کرنے کے لئے سب سے پہلے ۱۹۵۷ء میں ایک بل کا مسودہ تیار کیا گیا تھا۔ کچھ تاخیر کے بعد یعنی ستمبر ۱۹۵۸ء میں بل قومی پارلیمنٹ میں پیش کر دیا گیا تھا لیکن یہ بل منظور نہ ہو سکا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ قومی پارلیمنٹ کے سامنے اس وقت بہت سے دوسرے امور بھی زیر بحث تھے جنہیں اسمبلی نسبتاً زیادہ اہم تصور کرتی تھی۔ اس آرڈیننس کا بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ نئے آئین کے نفاذ کے بعد مجموعہ قواعد میں مندرج سارے کے سارے قوانین کا اطلاق سارے پاکستان پر ہوگا۔

لاہور میں برف کی قیمتیں

لاہور ۱۰ر جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے لاہور کارپوریشن کی حدود میں برف کی تھوک و پرچون قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ کارخانے میں برف کی تھوک قیمت (جس میں سیلز ٹیکس اور ڈیلر کی کمیشن بھی شامل ہے) تین روپے دو آنے من مقرر کی گئی ہے۔ کارخانے میں برف کے سوا تین من بلاک کی قیمت (جس میں سیلز ٹیکس اور ڈیلر کی کمیشن شامل ہے) ساڑھے گیارہ روپے ہو گئی ہے۔ برف کی پرچون قیمت دو آنے سیر اور کارخانے کے سیل ڈپو پر پرچون قیمت ڈیڑھ آنے سیر مقرر کی گئی ہے۔

دعائے مغفرت

یہ ہمیں بڑے احمدی پارٹی کے پرانے اور مخلص احمدی دوست منشی حفیظ الدین صاحب (عرف مودھو میاں) گذشتہ ۲۹ اور ۳۰ مئی ۱۹۶۰ء کی درمیانی شب پونے دس بجے ڈھاکہ میڈیکل ہسپتال میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو چند روز قبل ایک حادثہ پیش آیا تھا۔ جس سے آپ کی بائیں طرف کی دو تین پسلیاں ٹوٹ گئیں اور اس سے پھیپھڑے کو بھی نقصان پہنچا تھا

مرحوم یہاں کی جماعت کے مخلص اور جوشیلے احمدیوں میں سے تھے۔ اور یہاں کے سالانہ جلسوں میں لنگر خانہ کا پورا چارج انہی کے ذمہ ہوتا تھا۔ وہ اس کام کو نہایت اخلاص اور تندہی سے سرانجام دیتے رہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(اعجاز احمد مربی سلسلہ احمدیہ)

(۴) کام شروع کر رکھے ہیں۔ ان سے آئندہ چند سالوں میں پاکستان کی صنعتی اور زرعی ترقی پر بہت بڑا اثر پڑے گا اور بہت سے دیہات میں بجلی مہیا کر دی جائے گی۔

سیکرٹری جنرل پاکستان ریڈ کراس کا عزم یورپ

(بقیہ صفحہ اول)

ایشیائی ممالک میں عراق اور لبنان شامل ہیں۔ پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی مجلس انتظامیہ نے ریڈ کراس لیڈروں کے اس بین الاقوامی اجتماع میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے محترم صفدر علی خان صاحب کو منتخب کیا تھا۔

بین الاقوامی ریڈ کراس کے اس سٹڈی سنٹر کا انعقاد لیگ آف ریڈ کراس سوسائٹیز کے زیر اہتمام جنیوا سے چالیس میل دور ایلپس اور جھیل جنیوا کے پرسکون ماحول میں عمل میں آ رہا ہے۔ اس میں ریڈ کراس لیڈروں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر ریڈ کراس کی کارگزاریوں کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے کا موقع ملے گا۔ اس کے لئے جو پروگرام وضع کیا گیا ہے وہ ریڈ کراس کے مستقبل کے نقطۂ نگاہ سے نہایت درجہ اہمیت کا حامل ہے اس میں گروپس کی شکل میں باہمی مذاکرات، سیمینار وسیع تر حلقۂ کار سے متعلق اہم موضوعات اور مسائل نیز فیلڈ ورک پر لیکچرز شامل ہیں۔ ان میں بعض موضوعات کا تعلق ریڈ کراس تحریک کے تنظیمی نیز اور مالیاتی امور سے ہے اور بعض جنگ اور بین الاقوامی جھگڑوں وغیرہ کے دوران ریلیف کے کام سے متعلق ہیں اسی طرح بعض موضوعات کے تحت مہاجرین، جونیئر ریڈ کراس، ابتدائی طبی امداد کے انتظامات اور شامل ہونے والے ممالک میں صحت عامہ سے متعلق ہمہ گیر مسائل اور انکے گوناگوں پہلوؤں کو جگہ دی گئی ہے۔ شمولیت اختیار کرنے والے ریڈ کراس لیڈروں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے اپنے ملک کے ایک یا دو ایسے بڑے بڑے مسائل کا انتخاب کریں جو حل طلب ہوں تاکہ مختلف گروپس کے اجلاسوں میں انہیں زیر بحث لا کر دوسرے ممالک کے تجربات کی روشنی میں ان کا مناسب حل تلاش کیا جا سکے پروگرام میں جنیوا میں کام کرنے والی بعض بین الاقوامی تنظیموں اور ان کی کارگزاریوں کے معائنے اور مشاہدہ کو بھی جگہ دی گئی ہے

پاکستان کے ریڈ کراس لیڈر محترم صفدر علی خان صاحب بین الاقوامی سٹڈی سنٹر میں شرکت کے بعد لیگ آف ریڈ کراس سوسائٹیز کی "ریلیف ایڈوائزری کمیٹی" کے اجلاس میں بھی شرکت کریں گے جو جولائی کے پہلے ہفتہ میں ترکی کے شہر استنبول میں منعقد ہو رہا ہے۔ آپ ۱۰ جولائی کو کراچی واپس پہنچیں گے۔

احباب دعا کریں محترم صفدر علی خان صاحب کو اللہ تعالیٰ قوم و ملک اور انسانیت کی بیش از پیش خدمت کی توفیق عطا کرے۔ اور آپ ان ہر دو بین الاقوامی اجتماعات میں شرکت کے بعد کامیاب و کامران پاکستان واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

ہندوستان نے امریکی میزائل خریدنے کیلئے گفتگو کی ہے

واشنگٹن ۱۱ جون۔ باخبر ذرائع کے مطابق ہندوستان کے فوجی وفد نے امریکی افسروں سے طیارہ شکن میزائل خریدنے کے امکان پر بات چیت کی ہے۔ ہندوستانی افسروں نے اسلحہ کی فہرست امریکی حکام کو دے دی ہے جس میں یہ میزائل بھی شامل ہے باخبر ذرائع کا کہنا ہے۔ کہ ابھی امریکہ نے ہندوستان کو اسلحہ نہیں دیا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں گفتگو بعد میں ہوگی۔ ہندوستانی وفد ایک ہفتہ ہوا ہندوستان واپس روانہ ہو گیا۔ امریکہ میں اس نے سامان بردار طیارے خریدنے کیلئے انتظامات کئے تھے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے افسروں نے ان خبروں پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ ہندوستان نے ۲۹ سامان بردار طیارے خریدے ہیں۔ ویسے امریکہ تحفظ باہمی کے قانون کے تحت ہندوستان سمیت کئی ملکوں کو فوجی سامان فروخت کرتا رہا ہے۔ اس کے سودے کاروباری نوعیت کے ہوتے ہیں اور جب تک خریدار ملک نہ چاہے ان کے بارے میں کوئی بات نہیں بتائی جاتی۔ ہندوستان نے امریکہ کو یقین دلایا ہے کہ وہ یہ طیارے ملکی تحفظ کیلئے خرید رہا ہے۔ خیال ہے کہ وہ شمالی سرحد پر فوجی رسد رسانی کے لئے ان سے کام لے گا۔

صدر آئزن ہاور کا دورۂ جاپان

(بقیہ صفحہ اول)

حامل ہے۔ کل امریکہ میں وائٹ ہاؤس سے ایک بیان جاری ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور کا دورۂ جاپان ملتوی نہیں کیا جائے گا۔ صدر آئزن ہاور اپنے اس دورے کو بہت اہمیت دے رہے ہیں ان کا خیال ہے کہ اگر دورے کو منسوخ کیا گیا۔ تو جنوب مشرقی ایشیا میں کمیونسٹوں کے مخالف محاذ کے کمزور ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ امریکی سینٹ کے بعض ممبران نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر اس وقت صدر کے دورے کو منسوخ کیا گیا تو یہ بہت سخت غلطی ہوگی۔

دہلی میں اکالی دل کے مجوزہ جلوس پر پابندی لگا دی گئی

اکالی دل کی طرف سے پابندی توڑنے کا اعلان

نئی دہلی ۱۱ جون ڈپٹی کمشنر دہلی نے کل تمام اکالی دل کو دہلی میں ۱۲ جون کو جلوس نکالنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ یہ جلوس وہ پنجابی صوبہ کے مطالبہ کے حق میں نکالنا چاہتا تھا معلوم ہوا ہے کہ یہ مسئلہ کل مرکزی کابینہ کے ایک اجلاس میں زیر بحث آیا۔ جس کی صدارت وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کی تھی۔ واضح رہے کہ اکالی دل اور پنجابی ایکشن کمیٹی دونوں نے دہلی میں جلوس نکالنے اور مظاہرے کرنے کے پروگرام کا اعلان کیا تھا۔ دریں اثنا مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے حصوں سے نئی دہلی آنے والے مسافروں سے دہلی کے نواحی ریلوے اسٹیشنوں اور سڑکوں کی معائنہ کی چوکیوں پر پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ اور مشتبہ لوگوں کو مزید پوچھ گچھ کے لئے روکا جا رہا ہے۔ حفاظتی اقدام کے طور پر پولیس کے کئی ہزار جوان خاص طور پر دہلی لائے گئے ہیں۔

دہلی اکالی دل کے صدر سردار جیپال سنگھ نے اعلان کیا ہے کہ اکالی دل ڈپٹی کمشنر کے اس حکم کی خلاف ورزی کرے گا۔ جس کی رو سے دہلی میں ۱۲ جون کو اکالیوں کے جلوس پر پابندی عائد کر دی ہے۔ صدر اکالی دل نے کہا کہ اکالیوں کے مجوزہ جلوس پر پابندی ہندوستان کے شہریوں کی حیثیت سے سکھوں کے بنیادی حقوق کی صریح خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ کل رات پولیس نے دہلی میں متعدد مکانات پر چھاپہ مارا اور اندیشہ نقص امن کی بنا پر بہت سے اکالی لیڈروں اور کارکنوں کو گرفتار کر لیا۔